شیعہ ائمہ کا باندی عورتوں سے سلوک

آپ میں موجود انسانیت آپ سے کیا کہتی ہے؟

عزیز اہل تشیع دوستو!

سادہ سے الفاظ میں عرض یہ ہے کہ یقین رکھیے کہ ہمارے اندر موجود 'انسانیت' ہمیشہ ہماری بالکل صحیح رہنمائی کرے گی، اور ہم کو کبھی گمراہ نہیں ہونے دے گی۔ اس لیے ہمیں ہر چیز کو 'انسانیت' کے میزان پر پرکھنا ہے۔

بد قسمتی سے جب غلامی کی لعنت کی بات آتی ہے، تو شیعہ اسلام اور سنی اسلام میں کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا ہے۔ کیا آپ کو پتا ہے کہ سنی اسلام اور شیعہ اسلام دونوں میں باندیوں کے حجاب لینے پر پابندی ہے؟

- عرب علاقے علاقے کی ایک قدیم روایت تھی جہاں باندیوں ااور طوائفوں کو گھٹیا رتبے کا انسان قرار دے کر ان کے حجاب لینے پر پابندی لگا دی جاتی تھی، اور صرف اعلی درجے کے خاندان کی عورتیں حجاب کرتی تھیں اور اسے صرف ان کا شرف اور حق سمجھا جاتا تھا۔

- سنی اسلام کی طرح شیعہ اسلام میں بھی حجاب متعارف کروانے کا مقصد شرم و حیا یا اخلاقیات نہیں تھا، بلکہ صرف اور صرف آزاد مسلمان عورت اور باندی عورت میں فرق کر کے آزاد عورت کو عزت دینا، جبکہ باندی عورت کو ذلیل کرنا اور اس کا استحصال کرنا تھا۔

- مزید یہ کہ سنی اور شیعہ اسلام دونوں نے نہ صرف باندیوں کے حجاب پر پابندی لگائی، بلکہ انہوں نے باندیوں کے سینے بھی برہنہ رکھے۔ باندی عورت کا ستر صرف ناف سے لے کر گھٹنوں تک تھا، جبکہ بقیہ جسم (بشمول سینوں کے) ننگا تھا۔ اسی نیم برہنہ حالت میں ہزاروں کی تعداد میں باندیاں پبلک میں چلنے پر مجبور تھیں، اور اسی نیم برہنہ حالت میں انہیں غلامی کے بازاروں میں بیچا بھی جاتا تھا جہاں گاہک مردوں کو ان کے پرائیویٹ نسوانی اعضاء کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہاتھ سے ٹٹولنے کی اجازت بھی تھی۔

- اگر کوئی باندی عورت غلطی سے حجاب لے بھی لیتی تھی تو اہلسنت کے حضرت عمر سوٹی مار مار کے اس کا حجاب اتروا دیتے تھے۔ مگر یہی کام شیعہ امام نے بھی کیا، اور وہ بھی سوٹی مار کے باندی کا حجاب کھینچ لیتے تھے اور جناب عمر کی طرح اسے کہتے تھے کہ وہ حجاب لے کر آزاد مسلمان عورتوں کی برابری نہ کرے۔

- حتیٰ کہ دونوں سنی اور شیعہ اسلام میں باندی عورتوں کو نماز کے دوران تک حجاب لینے کی اجازت نہ تھی۔

مزید آفت یہ ہے کہ بات صرف باندی عورت کے حجاب تک ہی محدود نہیں تھی، بلکہ ظلم اپنی انتہا کو پہنچتا ہے، اور بعینہ سنی اسلام کی طرح شیعہ اسلام میں بھی جنگ میں ہاتھ آئی قیدی عورتوں کو پکڑ کر انہیں باندی بنالیتا ہے، اور پھر جہادیوں کے لیے 'حلال اللہ' بنا دیتا ہے کہ وہ ان قیدی عورتوں کے consent کے بغیر ان کا ریپ کریں۔

سنی اسلام میں قیدی/باندی عورت پر ہونے والے مظالم کو آپ یہاں پڑھ سکتے ہیں (لنک)۔

قرآن میں حجاب صرف آزاد عورتوں کے لیے مخصوص اور باندیوں پر پابندی

[القرآن 33:59] يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ

ترجمہ: اے نبی کہو! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں (عربی: جلباب) لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ (بطور آزاد مسلمان عورت کے) پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔

سب سے پہلے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آیت کے اس ٹکڑے سے کیا مراد ہے کہ: '۔۔۔ تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔۔۔؟

اس آیت کی تفسیر میں تمام کے تمام سنی اور شیعہ مفسرین متفق ہیں کہ یہ آیت اس لیے نازل ہوئی کیونکہ مدینے میں لوگ باندی اور آزاد عورت کے فرق نہ پتا ہونے کی وجہ سے تمام آزاد و کنیز عورتوں کو یکساں ستایا کرتے تھے۔ مگر بعد میں جب جلباب (بڑی چادر) کی وجہ سے انہیں علم ہو جاتا تھا کہ کون آزاد عورت ہے اور کون کنیز، تو پھر وہ آزاد عورتوں کو ستانے سے باز رہتے تھے۔

تفسیر طبرسی میں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے (لنک):

فقال { يا أيها النبي قل لأزواجك وبناتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن } أي قل لهؤلاء فليسترن موضع الجيب بالجلباب وهو الملاءة التي تشتمل بها المرأة عن الحسن. وقيل: الجلباب مقنعة المرأة يغطين جباههن ورؤوسهن إذا خرجن لحاجة بخلاف الإماء اللاتي يخرجن مكشفات الرؤوس والجباه عن ابن عباس ومجاهد. وقيل: أراد بالجلابيب الثياب والقميص والخمار وما تستتر به المرأة عن الجبائي وأبي مسلم. { ذلك أدنى أن يعرفن فلا يؤذين } أي ذلك أقرب إلى أن يعرفن بزيّهن أنهنّ حرائر ولسن بإماء فلا يؤذيهن أهل الريبة فإنهم كانوا يمازحون الإماء وربما كان يتجاوز المنافقون إلى ممازحة الحرائر فإذا قيل لهم في ذلك قالوا حسبناهنّ إماء فقطع الله عذرهم

ترجمہ: اور آیت کا پہلا حصہ {اے نبی کہو! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں (عربی: جلباب) لٹکا لیا کریں۔} اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ باہر نکلتے وقت عورتیں اپنے سر اور ماتھے کو ڈھانپ لیا کریں۔ یہ اس کے برخلاف ہے کہ جہاں باندی عورتیں اپنے سر اور ماتھوں کو بغیر ڈھانپے باہر نکلتی ہیں۔ یہ ابن عباس اور مجاہد کے مطابق ہے۔۔۔ اور آیت کا دوسرا حصہ {یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ (بطور آزاد مسلمان عورت کے) پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔} یعنی وہ اپنے لباس کی وجہ سے پہچانی جائیں کہ وہ آزاد (مسلمان) عورتیں ہیں، کوئی غلام لونڈیاں نہیں، تاکہ بدنیت لوگ انہیں تنگ نہ کریں، جیسا کہ وہ باندیوں کو تنگ کرتے تھے۔ اور کبھی منافق آزاد مسلمان عورتوں کو تنگ کرتے تھے، اور جب ان سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جاتی تھی تو وہ بہانہ بنا دیتے تھے کہ وہ انہیں باندیاں سمجھ رہے تھے۔ چنانچہ اللہ نے اس آیت میں حجاب کا حکم دے کر منافقوں کے اس بہانے کا قلع قمع کر دیا۔

مزید شیعہ ریفرنسز:

1. تفسیر طوسی (لنک)
2. تفسیر صافی (لنک)

چنانچہ سنی اسلام اور شیعہ اسلام، دونوں کے مطابق اسلامی شریعت میں حجاب صرف اور صرف آزاد مسلمان عورت کا شرف اور حق تھا۔ اور یہ چیز اس انتہا پر تھی کہ دونوں سنی اور شیعہ کے مطابق باندی عورت نماز بھی بغیر حجاب کے پڑھتی تھی۔

اور وسائل الشیعہ (لنک) اور علل الشرائع (لنک) میں یہ حدیث موجود ہے:

سألت أبا عبد الله (ع) عن المملوكة تقنع رأسها إذا صلت؟ قال لا قد كان أبي إذا رأى الخادمة تصلي في مقنعة ضربها لتعرف الحرة من المملوكة

ترجمہ: امام عبداللہ (الصادق) سے پوچھا گیا کہ کیا باندی نماز پڑھتے وقت اپنے سر کو ڈھانپے؟ اس پر امام نے فرمایا: نہیں! جب میرے والد (امام باقر) نے ایک باندی کو مقنعہ (چھوٹی چادر) سے حجاب کر کے نماز پڑھتے دیکھا، تو انہوں نے اس کو ضرب لگائی تاکہ آزاد (مسلمان) عورت ایک باندی سے علیحدہ پہچانی جائے۔

اور وسائل الشیعہ (لنک) میں امام باقر سے یہ راویت درج ہے:

لیس علی الأمۃ قناع فی الصلاۃ

ترجمہ: باندی نماز میں بھی اپنے آپ کو نہیں ڈھانپ سکتی۔

اس روایت کو آیت اللہ العظمی السید محمد صادق روحانی نے اپنی کتاب 'فقہ الصادق [4:228]' میں 'صحیح' قرار دیا ہے۔

اگر باندی غلطی سے حجاب لے لیتی، تو امام صاحب ضرب لگا کر اس کا حجاب اتروا دیتے

اور قاضی نعمان نے اپنی کتاب دعائم الاسلام (لنک) میں امام جعفر سے روایت نقل کی ہے، جس میں ان سے نماز کے دوران باندی کے خود کو ڈھانپنے کے متعلق پوچھا گیا، تو امام نے جواب دیا:

لا کان أبی رضوان اللہ علیہ إذا رأی أمۃ تصلی وعلیہا مقنعۃ ضربہا و قال یالکع لا تتشبھی بالحرائر

نہیں، جب میرے والد (امام باقر) جب دیکھتے تھے کہ کوئی باندی مقنہ (چھوٹی چادر) لے کر نماز پڑھ رہی ہے، تو وہ اس کو ضرب لگاتے تھے اور اسے کہتے تھے کہ بدبخت تو (مقنعہ) لے کر آزاد عورتوں کی برابری کی کوشش نہ کر۔

(نوٹ: بعینہ یہی حرکت سنی اسلام میں جناب عمر ابن خطاب بھی کرتے تھے، اور وہ بھی جب باندی کو حجاب لیے دیکھتے، تو سوٹیاں مار کر اس کے حجاب کھینچ لیتے، اور اسے کہتے کہ وہ حجاب لے کر آزاد مسلمان عورتوں کی برابری نہ کرے)

باندی عورت کی سینے بھی ننگے تھے، اور انکی خرید و فروخت کے وقت انکے نیم برہنہ جسمانی اعضاء کو گاہک ہاتھوں سے بھی ٹٹولتے تھے

سنی اسلام اور شیعہ اسلام، دونوں میں:

- باندی کا ستر صرف ناف سے لے کر گھٹنوں تک تھا، جبکہ ان کا بقیہ جسم (بشمول انکے سینوں کے) برہنہ تھے۔
- اور غلامی کے بازاروں میں باندی عورتیں یونہی نیم برہنہ حالت میں کھڑی کر دی جاتی تھیں، جہاں گاہک (مسلمان مرد) ان کے جسم کو ہاتھوں سے ٹٹول بھی سکتے تھے، اور انکی رانوں تک کو برہنہ کر کے دیکھ سکتے تھے۔

کتاب بحار الانوار (لنک) میں یہ روایت درج ہے:

ابن طریف، عن ابن علوان، عن الصادق، عن أبیہ علیہما السلام إن علیا علیہ الصلاۃ والسلام کان إذا أراد أن یبتاع الجاریۃ یکشف عن ساقیہا فینظر إلیہا

ترجمہ: امام صادق فرماتے ہیں کہ جب امام علی کسی باندی کو خریدنا چاہتے، تو وہ اس کی رانوں کو برہنہ کر کے اس کا معائینہ کرتے تھے۔

اور باندی کا ستر فقط اس کی ناف سے لے کر گھٹنے تک تھا۔ کتاب بحار الانوار (لنک) میں یہ روایت بھی درج ہے:

ابن طریف، عن ابن علوان، عن الصادق، عن اٗبیہ علیہاالسلامٔانہ قال: اذٕازوج الرجل امٔتہ فلاینظرن الٕی عورتہا، والعورۃمابین السرۃ الٕی الرکبۃ

ترجمہ: امام صادق فرماتے ہیں: اگرمالک اپنی باندی کی شادی کسی اور شخص سے کر دیتا ہے، تو پھر مالک کو چاہیے کہ وہ باندی کی عورۃ (ستر) کو نہ دیکھے جو کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔

اور غیر مسلم ذمی عورت بھی باندی عورت کی طرح ہے، جس کی کوئی 'حرمت' نہیں اور اس بھی آزاد مسلمان عورتوں کی طرح حجاب لینے کا کوئی حق اور شرف نہیں۔ کتاب وسائل الشیعہ میں یہ روایت درج ہے (لنک):

۔محمد بن یعقوب، عن علی بن اٍبراہیم، عن اٗبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اٗبی عبداللہ (علیہ السلام) قال: قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ): لاحرمۃلنساءاٗہل الذمۃاٗن ینظراٍلی شعورہن واٗیدیہن

ترجمہ: امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ذمہ کی عورتوں کی کوئی حرمت نہیں ہے، لہٰذا انکے بال اور ہاتھ وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

مالک چاہے تو اپنے غلام کی باندی بیوی کو اس سے علیحدہ کر کے خود اس کے ساتھ سیکس شروع کر دے، اور دل بھرنے پر اسے واپس غلام کو دے دے

سنی اسلام کی طرح بعینہٖ شیعہ اسلام میں بھی اس کی اجازت ہے کہ مالک کو اپنے غلام کی بیوی (جو اس کی باندی ہے) پر شہوت آ جائے، تو وہ اس کو غلام سے لے کر خود اس کے ساتھ سیکس (اس کا ریپ) شروع کر دے۔ واحد شرط یہ ہے کہ وہ بیچ میں باندی کو حیض کے ایک خون سے فارغ ہونے دے (مثلاً اگر باندی کو حیض کا خون 3 دن میں رک جاتا ہے، تو پھر مالک تین دن کے بعد ہی اس کا ریپ شروع کر سکتا ہے)۔ اور جب مالک اپنی شہوت نکال چکے، اور اس کے دل بھر جائے، تو وہ اس باندی کو پھر سے غلام کے حوالے کر سکتا ہے (بیچ میں باندی کو پھر سے حیض کے خون سے فارغ ہونا ہوگا)۔

علامہ طباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں آیت 4:25 کے ذیل میں لکھتے ہیں (لنک):

وفی الکافی وتفسیر العیاشی عن محمد بن مسلم قال سألت اٗبا جعفر علیہ السلام عن قولہ عزّ وجلّ { والمحصنات من النساء اٍلاماملکت اٗیمانکم } قال ہو اٗن یأمر الرجل عبدہ وتحتہ اٗمتہ فیقول لہ اعتزل امرأتک ولا تقربہا ثم یحبسہا عنہ حتی تحیض ثم یمسہا فاٍذا حاضت بعد مسہ اٍیاہا ردہا علیہ بغیر نکاح. وفی تفسیر العیاشی عن ابن مسکان عن اٗبی بصیر عن اٗحدہما علیہما السلام فی قول اللہ { والمحصنات من النساء اٍلاماملکت اٗیمانکم } قال ہن ذوات الأزواج اٍلاماملکت اٗیمانکم اٍن کنت زوجت اٗمتک غلامک نزعتہا منہ اٍذا شئت فقلت اٗرأیت اٍن زوج غیر غلامہ؟ قال لیس لہ اٗن ینزع حتی تباع فاٍن باعہا صار بضعہا فی ید غیرہ فاٍن شاء المشتری فرق واٍن شاء اٗقر.

ترجمہ:

اور کتاب الکافی اور تفسیر عیاشی میں محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر سے اس آیت 4:25 کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی مالک اپنے غلام کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ اپنی بیوی، جو کہ مالک کی باندی ہے، سے علیحدگی اختیار کرے اور اس سے حیض کا خون آنے تک ہمبستری نہ کرے۔ اور جب باندی حیض کے خون سے فارغ ہو جائے تو پھر مالک خود باندی سے ہمبستری کرے۔ اور پھر اگر مالک چاہے تو اس باندی کو دوبارہ اپنے غلام کو واپس دے دے۔ چنانچہ جب باندی دوبارہ حیض کے خون سے فارغ ہو تو وہ غلام اپنی بیوی کو واپس لے سکتا ہے اور اسے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں۔

اور ابو بصیر نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب امام سے اس آیت 4:25 کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر دار عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، مگر ان (شوہر دار) عورتوں سے جو تمہاری ملکیت ہیں (یعنی باندی عورتیں)۔ چنانچہ تم میں سے کسی نے اپنی باندی کا نکاح اپنے کسی غلام سے کر دیا ہے، تو تم جب چاہو اپنی باندی کو اپنے غلام سے علیحدہ کر دو (اور باندی کو اپنے استعمال میں لے آؤ)۔ ابو بصیر نے پھر امام سے پوچھا کہ مالک نے اگر باندی کی شادی اپنے غلام سے نہیں، بلکہ کسی اور آزاد مسلمان سے کر دی ہو تو پھر اس صورت میں کیا کیا جائے؟ اس پر امام نے فرمایا کہ اس صورت میں پھر مالک اپنی باندی کو اس کے آزاد مسلمان شوہر سے علیحدہ کر کے اپنے لیے نہیں لے سکتا، مگر وہ اس باندی کو اگر نئے مالک کو بیچ دیتا ہے تو پھر وہ باندی اس نئے مالک کی ملکیت میں چلی جائے گی، اور اگر نیا مالک چاہے تو وہ اپنی باندی کو دوسرے شخص کی بیوی رہنے دے، اور اگر چاہے تو انہیں علیحدہ کر کے باندی کو اپنے لیے لے لے۔

علامہ طباطبائی نے یہ روایت الکافی سے لی ہے۔ اصل میں الکافی میں اس مسئلہ پر تین روایات موجود ہیں (لنک)۔ علامہ مجلسی نے پہلی روایت کو 'حسن، دوسری روایت کو 'صحیح'، اور تیسری روایت کو 'موثق' قرار دیا ہے۔

سنی اسلام میں بھی مالک اپنے غلام سے باندی بیوی کو چھین کا اس کا ریپ شروع کر سکتا ہے (لنک)۔

کتاب الکافی میں باندی عورتوں کے استحصال پر پورا باب

کتاب الکافی میں باندیوں کے استحصال، اور ان کی مرضی کے بغیر ان کے ریپ کے متعلق پورا ایک باب موجود ہے، جس میں 50 سے زائد روایات شامل ہیں۔ ہم ذیل میں ان میں سے کچھ روایات پیش کر رہے ہیں۔

چھوٹی صغیرہ باندی بچی کو بھی سیکس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے

کتاب الکافی، جلد 5، باب 112، حدیث 3:

3- محمد بن يحيىٰ، عن إحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن ابن بكير عن هشام بن الحرث، عن عبد الله بن عمرو قال: قلتّ لأبي عبد الله إو لأبي جعفر (ع): الجارية يشتريها الرجل وهي لم تدرك إو قد يئست من المحيض؟ قال: فقال: لا بأس بأن لا يستبرئها.

ترجمہ: امام سے ایسی باندی کے متعلق پوچھا گیا جسے خریدا گیا، مگر وہ ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچی، یا پھر (بڑی عمر) کی وجہ سے جس کو حیض آنے بند ہو گئے ہیں، تو اس پر امام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر نیا مالک بغیر استبراء (یعنی اس کے حیض سے فارغ ہونے) کے ہمبستری کرے۔

چھوٹی بچی کا نکاح چاہے سنی اسلام میں ہو یا پھر شیعہ اسلام میں، دونوں ہی صورتوں میں ظلمِ عظیم ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آسمان پر کوئی عدل و انصاف کرنے والی اللہ نامی شے موجود نہیں ہے، بلکہ محمد صاحب خود اپنی طرف سے وحی کے نام پر شرعی قوانین بنا رہے تھے، جس میں وہ قدیم زمانہ جاہلیت کے عرب قوانین کی پیروی کر رہے تھے، جنہیں عورت اور بچی کے انسانی حقوق کا نہ تو علم تھا اور نہ ہی وہ اس کا لحاظ کرنے والے تھے، بلکہ مرد کی حاکمیت کے قائل تھے۔

مزید مسئلہ خراب ہو جاتا ہے جب 'آزاد چھوٹی بچی' کے مقابلے میں 'باندی چھوٹی بچی' کا معاملہ آتا ہے۔ آزاد چھوٹی بچی کا باپ یا ولی اس کو بیاہنے سے قبل شائد ایک مرتبہ سوچ لیں، لیکن 'باندی چھوٹی بچی' تو بالکل ہی بے سہارا ہے۔ عیاش اور شہوت پسند مسلمان مرد بازار سے چھوٹی باندی بچی کو خرید کر جیسے مرضی چاہیں اس کا ریپ شروع کر سکتے ہیں، اور کوئی انہیں چھوٹی بچی پر یہ ظلم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ سنی اسلام اور شیعہ اسلام دونوں میں چھوٹی بچی سے مزے حاصل کرنے کے طریقے یہ بتائے گئے ہیں کہ شوہر/مالک ان چھوٹی بچیوں کو برہنہ کر کے ان کے ننگے جسموں کے

بوسے لے سکتے ہیں، ان کے رانوں میں اپنا penis رگڑ کر منی خارج کر سکتے ہیں، اور اگر وہ چار یا پانچ سال کی ہے تو پھر ان کے ہاتھوں میں اپنا penis دے کر انہیں masturbation کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں، یا پھر اگر وہ 6 یا 7 سال کی ہیں اور اگر مالک/شوہر کو لگے کہ وہ بچی مضبوط ہے، تو پھر اسکی vagina میں دخول (penetration) بھی کر سکتے ہیں۔

سنی اسلام میں چھوٹی بچی سے سیکس کے مزے لینے کے متعلق تفصیلی آرٹیکل یہاں پڑھیے (لنک)۔

اور شیعہ اسلام میں چھوٹی بچی سے سیکس کے مزے لینے کے متعلق تفصیلی آرٹیکل یہاں پڑھیے (لنک)۔

باندی عورت کا استبراء صرف پہلے حیض کے خون سے فارغ ہونا ہے

عدت فقط آزاد مسلمان عورت کے لیے ہے۔ جبکہ استبراء بھی ایک طرح کی عدت ہے، مگر یہ باندی عورتوں کے لیے ہے، اور اس کا مطلب ہے باندی عورت کا حیض کے پہلے خون سے فارغ ہونا۔ اس کی ضرورت اس لیے پڑتی تھی تاکہ پتا چلایا جا سکے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں۔ یعنی اگر عورت کو وقت پر اس کا حیض نہیں آتا ہے، تو یہ اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ عورت حاملہ ہو چکی ہے۔

سنی اسلام اور شیعہ اسلام دونوں میں قیدی/باندی عورت کا استبراء صرف پہلے حیض کے خون سے فارغ ہونا ہے۔ یعنی اگر قیدی/باندی عورت 3 دن میں حیض سے فارغ ہو جائے تو نیا مالک اس کا ریپ شروع کر سکتا ہے۔

کتاب الکافی، جلد 5، باب 112، حدیث 6:

۔۔۔ وسألته عن رجل اشتری جاریة وهی حائض، قال: إذا طهرت فلیمسها إن شاء.

راوی کہتا ہے کہ اس نے امام سے ایسی باندی کے متعلق پوچھا کہ جب مالک نے اسے خریدا تو اسے حیض آ رہا تھا۔ اس پر امام نے فرمایا: جب وہ حیض سے طاہر (پاک) ہو جائے تو پھر وہ چاہے تو وہ اسے چھو سکتا ہے (یعنی اس سے مباشرت کر سکتا ہے)۔

قیدی/باندی عورت کے ساتھ استبراء سے فارغ ہوئے بغیر بھی مسلمان مالک جنسی مزے لے سکتا ہے، سوائے فرج (vagina) میں دخول کے

کتاب الکافی، جلد 5، باب 112، حدیث 9:

محمد بن یحییٰ، عن إحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن موسی بن بکر، عن زرارة، عن حمران قال: سألت إبا جعفر (ع) عن رجل اشتری إبة هل یصیب منها دون الغشیان ولم یستبرئها؟ قال: نعم

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ اس نے امام ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا ایک مرد اپنی باندی سے بغیر دخول کے استبراء سے فارغ ہوئے بغیر ہی مزے لے سکتا ہے؟ اس پر امام نے جواب دیا: ہاں۔

کتاب الکافی، جلد 5، باب 114، حدیث 5:

محمد بن یحییٰ، عن إحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارة بن إعین قال: سألت إبا جعفر (ع) عن الجاریة الحبلی یشتریها الرجل فیصیب منها دون الفرج قال: لا بأس، قلت: فیصیب منها فی ذلک؟ قال: ترید تغرة.

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں نے امام سے پوچھا کہ ایک مرد ایک باندی عورت کو خریدتا ہے جو کہ (پہلے سے دوسرے مرد سے) حاملہ ہے، تو کیا وہ اس سے اس کی فرج (vagina) کے علاوہ مزے لے سکتا ہے؟ اس پر امام نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: اگر وہ اس کی فرج (vagina) سے بھی مزہ لے لے تو؟ اس پر امام نے فرمایا کہ کیا تمہاری نیت دھوکے کی ہے؟

اگر باندی اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی سے نکاح کر لے تو یہ 'زنا' ہے

کتاب الکافی، جلد 5، باب 118، حدیث 1:

عدة من إصحابنا، عن سہل بن زیاد، عن إحمد بن محمد بن إبی نصر البزنطی، عن داود بن الحصین، عن إبی العباس قال: سائت إبا عبد اللہ (علیہ السلام) عن الأمۃ تتزوج بغیر إذن إہلہا، قال: یحرم ذلک علیہا و ہو الزنا

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ اس نے امام ابو عبداللہ سے ایسی باندی عورت کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتی ہے۔ تو اس پر امام نے فرمایا: یہ اس باندی کے لیے حرام تھا، اور یہ زنا ہے۔

چنانچہ اگر باندی عورت پاک صاف رہتے ہوئے، اسلامی طریقے سے کسی اور شخص سے نکاح کر بھی لے، تب بھی اسلام میں اسے ایسی ہی سزا دی جائے گی، جیسے کہ ایک بدکردار زانیہ کو دی جاتی ہے۔ (یعنی باندی کو 50 کوڑے مارے جائیں گے)۔

حاملہ باندی کے ریپ پر بھی سزا نہیں، اور اسلام میں بچے کو باندی ماں سے علیحدہ کر کے بیچ ڈالنا

کتاب الکافی، جلد 5، باب 126، حدیث 1:

محمد بن یحییٰ، عن إحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن سیف بن عمیرة، عن إسحاق بن عمار قال: سائت إبا الحسن (علیہ السلام) عن رجل اشتری جاریہ حاملا وقد استبان حملہا فوطئہا قال بئس ما صنع، قلت فما تقول فیہ؟ قال: إعزل عنہا إم لا؟ قلت: إجبنی فی الوجہین، قال: إن کان عزل عنہا فلیتق اللہ ولا یعود وإن کان لم یعزل عنہا فلا یبیع ذلک الولد ولا یورثہ ولکن یعتقہ ویجعل لہ شیئا من مالہ یعیش بہ فإنہ قد غذاہ بنطفتہ.

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں نے امام ابوالحسن سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک ایسی باندی عورت کو خریدا کہ جس کے حاملہ ہونے میں کوئی شک نہیں تھا، اور پھر اس نے اس کے ساتھ جماع (سیکس) کیا؟ اس پر امام نے جواب دیا: 'اس نے برائی کا کام کیا۔' راوی نے اس پر امام سے مزید پوچھا کہ ان کی بارے میں کیا رائے ہے؟ امام نے جواب دیا: 'کیا وہ اس سے علیحدہ ہو گیا ہے یا نہیں؟' راوی نے کہا: 'مجھے ان دونوں صورتوں (یعنی جد ہو جانے اور جدا نہ ہو جانے) کے متعلق بتایئے۔' اس پر امام نے فرمایا: 'اگر تو وہ اس سے جدا ہو گیا ہے، تو پھر وہ اللہ سے ڈرے اور اس برائی کو دوبارہ نہ کرے (مگر امام نے کوئی جسمانی سزا جاری نہ کی)۔ اور اگر وہ جدا نہیں ہوا ہے (بلکہ اب بھی اس سے جماع کر رہا ہے) تو پھر وہ بچے کے پیدا ہونے کے بعد اس بچے (یا بچی) کو نہ (غلامی کے بازار) میں نہ بیچے۔ وہ بچہ اگرچہ کہ اس مرد سے وراثت نہیں پائے گا، مگر پھر بھی وہ اسے بچے کو 'آزاد' کر دے، اور اپنی مال و دولت میں سے کچھ حصہ اس بچے/بچی کے نام کر دے تاکہ بچہ اس کے ذریعہ زندگی گذار سکے، اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ اس نے اس بچے کو اپنے (منی کے) پانی سے سیراب کیا ہے۔

کتاب الکافی، جلد 5، باب 126، حدیث 2:

علی بن إبراہیم، عن إبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن إبی عبد اللہ (علیہ السلام) إن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) دخل علی رجل من الأنصار وإذا ولیدة عظیمۃ البطن تختلف فسأل عنہا، فقال: اشتریتہا یا رسول اللہ وبہا ہذا الحبل، قال: إقربتہا؟ قال: نعم، قال: إعتق ما فی بطنہا، قال: یا رسول اللہ وبما استحق العتق؟ قال: لأن نطفتک غذت سمعہ وبصرہ ولحمہ ودمہ.

ترجمہ:

امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس گئے، اور وہاں ایک عورت، جو کہ پیٹ سے تھی (یعنی حاملہ عورت)، بحث مبحثہ کر رہی تھی۔ چنانچہ رسول نے اس عورت کے متعلق دریافت کیا (کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے)۔ اس پر وہ انصاری مرد بولا: 'یا رسول اللہ! میں نے اس باندی عورت کو خریدا، اور وہ حاملہ تھی۔' رسول اللہ نے پوچھا: 'کیا تم نے اس کے قریب گئے (یعنی اس سے جماع کیا)؟' اس نے جواب دیا: 'ہاں۔' اس پر رسول اللہ نے فرمایا: 'پھر اس کے پیٹ میں جو بھی ہے (یعنی بچہ یا بچی) اسے آزاد کر دو۔' اس پر انصاری شخص نے پوچھا: 'یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے جو یہ بچہ آزادی کا حقدار ہے؟' رسول نے جواب دیا: 'کیونکہ تمہارا (منی کا) پانی اس کی سماعت، بصارت، بدن اور خون کی پرورش کر رہا ہے۔'

پہلا مسئلہ: حاملہ باندی (یا بغیر استبراء کے باندی) کے شرمگاہ میں دخول پر کوئی جسمانی سزا نہیں

ان روایات میں جو مسائل ہیں، ان کے بیک گراونڈ کو سمجھیے:

صرف خریدی ہوئی باندی عورت ہی نہیں، بلکہ یہ مسائل جنگ میں قیدی بنائی گئی عورتوں کے ساتھ بھی پیش آتے تھے، جہاں قیدی عورتوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں اسی رات جہادیوں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا تھا، جہاں وہ پوری رات ان کے خیموں میں تنہا ہوتی تھیں۔ اگرچہ کہ ان کی فرج (شرمگاہ) میں عضو تناسل داخل کرنے کی ممانعت تھی، مگر انہیں ننگا کر کے دیگر جسمانی مزے لیے جا سکتے تھے، اور ان سے مشت زنی اور دیگر سیکس سروسز لی جا سکتی تھیں۔

خود سوچیئے کہ جہادی جنگوں میں اپنی بیویوں کے بغیر ہوتے تھے، اور یہ بے بس ولاچار عورتیں انکے رحم و کرم پر تنہا انکے خیموں میں موجود ہیں، تو ایسے میں کیا جہادی بہک کر ان کی شرمگاہوں میں دخول نہ کرتے ہوں گے؟

خریدی ہوئی باندی عورت بھی مالک کے ساتھ گھر میں تنہا ہے، اور باندیوں کے سینے تک ننگے ہوتے تھے، اور انکے جسموں سے ہر قسم کے جسمانی مزے لیے جا سکتے تھے (سوائے دخول کے)، تو ایسے میں کیا مالک بہک کر ان باندیوں کا ان کی شرمگاہوں میں دخول (penetration) کے ساتھ ریپ نہ کرتے ہوں گے؟

مزید یاد رکھیے کہ اسلام میں غلام اور باندی کی گواہی قابل قبول ہی نہیں ہوتی، تو پھر ایسے میں یہ بے چاری باندیاں کہاں سے 4 عینی مرد گواہ ڈھونڈتی ہوں گی؟

دوسرا مسئلہ: رسول اللہ اور شیعہ امام کی سائنسی غلطی:

انہی روایات سے رسول اللہ اور شیعہ امام کی فاش سائنسی غلطی بھی ثابت ہوتی ہے کہ جہاں وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ غیر مرد کا منی کسی بھی پہلے سے موجود Fetus کو سیراب کرتا ہے۔ سنی اسلام میں بھی یہی سائنسی غلطی موجود ہے جہاں صحیح سنی حدیث کے مطابق حاملہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش تک اس لیے کر دی گئی کیونکہ غیر مرد اپنے منی کے پانی سے پہلے سے موجود Fetus کو سیراب کر سکتا ہے۔

تیسرا مسئلہ: بچے کو باندی ماں سے علیحدہ کر کے بیچ ڈالنا

اسلامی شریعت کا ایک جرم یہ عمل یہ بھی ہے کہ مالک کو اجازت ہوتی تھی کہ وہ بچوں کو باندی ماں سے علیحدہ کر کے بیچ سکتا تھا۔ اس انسانیت سوز عمل پر جتنا احتجاج کیا جائے، اتنا ہی کم ہے۔ کوئی رحمان و رحیم خدا اگر موجود ہے بھی، تو بھی کبھی وہ ایسا انسانیت سوز قانون نہیں بنا سکتا۔

چوتھا مسئلہ: اسلام میں 'پیدائشی غلامی' کی لعنت

اسلام عذر خواہوں کا ایک بہت مقبول بہانہ ہے کہ اسلام نے سوائے جنگوں کے، غلامی کے بقیہ راستے بند کر دیے۔ مگر یہ اسلام عذر خواہ بددیانت ہیں، اور جھوٹ بول رہے ہیں۔

اسلام میں 'پیدائشی غلامی' کی لعنت موجود ہے (سنی اسلام اور شیعہ اسلام دونوں میں)۔

اسلامی شریعت کے مطابق اگر مالک کی باندی سے اپنی اولاد پیدا ہوتی تھی، تو وہ آزاد ہوتی تھی۔ لیکن اگر باندی کی نکاح غلام سے، یا پھر حتیٰ کہ کسی اور آزاد مرد سے ہوتا تھا، تو پھر پیدا شدہ اولاد خود بخود باندی ماں کے مالک کی پیدائشی غلام پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ قرآن کی آیت 4:25 میں قرآن کے مصنف (یعنی محمد صاحب) نے غریب مسلمانوں کو کہا گیا کہ اگر وہ آزاد عورت کا بطور بیوی خرچہ برداشت نہیں کر سکتے، تو پھر انہیں کسی دوسرے شخص کی باندی سے نکاح کی اجازت ہے، لیکن پھر خود ہی قرآن کی اسی آیت کے آخر میں اس کی حوصلہ شکنی بھی یہ کہتے ہوئے کر دی گئی کہ مگر تم اگر صبر کرو اور کسی دوسرے مرد کی باندی سے نکاح نہ کرو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اس کی وجہ تمام مفسرین نے یہ بیان کی ہے کہ اگر آزاد مسلمان کسی غیر کی باندی سے نکاح کر کے بچے پیدا کرتا ہے، تو پھر اسکی پیدا ہونے والی اولاد خود بخود باندی ماں کے مالک کی غلام پیدا ہو گی۔

قرآن 4:25:

> ان (کنیزوں) سے ان کے مالکوں کی اجازت کے ساتھ نکاح کرو اور انہیں ان کے مَہر حسبِ دستور ادا کرو...، یہ اجازت صرف اس (آزاد) شخص کے لئے ہے جسے تم میں سے گناہ (کے ارتکاب) کا اندیشہ ہو، لیکن اگر تم صبر کرو (یعنی باندی سے نکاح نہ کرو) تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے.

علامہ طباطبائی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں (لنک):

> لیکن باندی سے شادی کرنے سے بعض رہنا اور صبر کرنا بہتر ہے اور یہ مالک کے اس حق کی وجہ سے ہے جو کہ اسے انکی پیدا ہونے والی اولاد پر حاصل ہے (یعنی وہ مالک کے پیدائشی غلام ہو گی)، جیسا کہ فقہ کی کتب میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ:

ایک اخباری شیعہ ویب سائیٹ نے کتاب الکافی کے اس باب کا انگریزی ترجمہ کیا ہے جو کہ باندیوں کے متعلق ہے۔ آپ سے یہ تمام احادیث اس پی ڈی ایف فائل میں پڑھ سکتے ہیں (صفحہ 31 سے شروع کیجئے)۔

اہل تشیع دانشور کا غلامی پر ریسرچ پیپر

برادران اہل تشیع، آپ کہیں اور نہ جائیے، بلکہ غلامی کے مسئلے پر خود اہل تشیع دانشور کا ریسرچ پیپر پڑھ لیجئے، جہاں اس نے سینکڑوں اسلامی ریفرنسز جمع کر کے غلامی کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

https://iqraonline.net/the-issue-of-slavery-in-contemporary-islam (متبادل لنک)

عذر: یہ شیعہ احادیث 'صحیح' نہیں اور قرآن کی مخالف ہیں

کچھ اہل تشیع ان احادیث پر یہ عذر پیش کرتے پائے گئے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہیں، اور یہ احادیث 'صحیح' نہیں ہیں۔

جواباً عرض ہے کہ:

- یہ احادیث قرآن کی کونسی سی آیات کے مخالف ہیں؟ قرآن ایک موٹی کتاب ہے، مگر اس ضخیم کتاب کو قرآن کے مصنف (یعنی محمد صاحب) نے اللہ کی بڑائی اور بزرگی کے دعوؤں سے بھر ڈالا، یا پھر کچھ پرانے قصے کہانیاں بیان کرنے میں۔ لیکن جب بات 'انسانوں کے حقوق' کی آئی، تو پھر قرآن ان احکامات سے عاری ہے۔
- قرآن کے مصنف کو غلاموں اور باندیوں پر ہونے والے ظلم کا علم تھا، مگر اس کے باوجود باندیوں کے انسانی حقوق کے متعلق پورے ضخیم قرآن میں شاید ہی کوئی احکامات موجود ہوں۔ صرف چند ایک ایسی آیات ملتی ہیں کہ باندیاں تمہاری ملکیت ہیں اور تمہیں ان سے جماع کا حق ہے۔

اور جہاں تک احادیث کی بات ہے، تو جواباً عرض ہے کہ:

- صحیح احادیث تو بہت چھوٹی چیز ہے، یہاں تو شیعہ احادیث 'تواتر' کے ساتھ موجود ہیں، جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں (تنہا کتاب الکافی میں 50 سے زائد احادیث موجود ہیں)، جو کہ کھل کر صرف اور صرف یہی باتیں بیان کر رہی ہیں کہ مالک اپنی باندی کے consent کے بغیر اس کا ریپ کر سکتا ہے، اور جی بھرنے پر اسے دوسرے مالک کو بیچ سکتا ہے جو کہ ایک بار پھر اس کا ریپ کر کے دل بھرنے پر اسے تیسرے مالک کے حوالے کر دے گا۔ یا پھر یہ احادیث کہ مالک اپنے غلام سے باندی بیوی چھین کر اس کا ریپ کر سکتا ہے۔ یا پھر یہ احادیث کے غلام اور باندی کی اولاد کو مالک بیچ سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
- یعنی کوئی ایک شیعہ حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جو ان دیگر سینکڑوں احادیث کے خلاف جاتے ہوئے یہ کہیں کہ باندی عورت کو لازمی حجاب لینا ہے، یا یہ کہ اس کا ستر اس کا پورا جسم ہے، یا یہ کہ مالک اس کا ریپ نہیں کر سکتا، یا اس کا بچہ اس سے علیحدہ کر کے نہیں بیچ سکتا وغیرہ وغیرہ۔
- اور صرف احادیث ہی کیا، اسلام کی 1300 سالہ تاریخ بھری ہوئی ہے جہاں تمام کے تمام مسلمان (سنی اور شیعہ دونوں) باندیوں کے اس استحصال پر لگے ہوئے ہیں (حتیٰ کہ انگریزوں نے آ کر پوری دنیا سے غلامی کا خاتمہ نہ کر ڈالا)۔ چنانچہ یہ مسلمانوں کا ایک 'تواتر' کے ساتھ کیا جانے والا ایک عمل ہے، جسے آپ کیسے آج 'صحیح حدیث' کے بہانے جھٹلا سکتے ہیں؟

سچائی یہ ہے کہ اہل تسنن ہوں یا پھر اہل تشیع، انہوں نے یہ 'علم الحدیث' بعد میں گھڑا ہی اس لیے تھا تاکہ ان روایات کا انکار کر سکیں جو ان کے عقائد کے مخالف جاتی ہوں۔ مگر غلامی کے مسئلے پر جو تواتر پیدا ہو گیا، اور یہ پوری مسلم کمیونٹی کا صدیوں تک مسلسل کیے جانے والا جو عمل بن گیا، تو اس کے سامنے تو علم الحدیث کے تمام بہانے خود بخود ریت کے ڈھیر کی مانند بکھر جاتے ہیں۔

اسلامی غلامی پر تفصیلی آرٹیکل لازمی پڑھیے:

اسلامی غلامی پر یہ تفصیلی آرٹیکل اگرچہ کہ اہلسنت احادیث اور فقہ کی روشنی میں لکھا گیا ہے، مگر پھر بھی اسے لازمی پڑھیے کیونکہ اس میں بہت تفصیل سے ان مشترکہ بہانوں کا رد بھی کیا گیا ہے کہ جہاں سنی مسلمان اور شیعہ مسلمان آج ایسے بہانے لے کر آ جاتے ہیں کہ اسلام اس غلامی کے مسئلے کا مجرم نہیں ہے کیونکہ اسلام نے غلامی کو شروع نہیں کیا۔۔۔ یا یہ کہ اسلام کے لیے اُس وقت کے حالات کے تحت غلامی پر پابندی لگانا ممکن نہیں تھا اس لیے اسلام نے غلامی کو جاری رکھا وغیرہ وغیرہ۔

غلامی (انسانیت بمقابلہ اسلام)